Feminist Thought and Contemporary Awareness in the Poetry of Zehra Nigah

زہرا نگاہ کی شاعری میں نسائی فکر اور عصری آگہی

Rana Sohail Khan*[1]
PhD Scholar, Department of Urdu, Imperial College Of Business Studies,Lahore.
Dr.Abdul Sattar Niazi*[2]
Assistant Professor, Department of Urdu, Imperial College Of Business Studies, Lahore.

☆[1]رانا سہیل خان

پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ اُردو، امپیریل کالج آف بزنس اسٹڈیز، لاہور

☆[2]ڈاکٹر عبدالستار نیازی

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اُردو، امپیریل کالج آف بزنس اسٹڈیز، لاہور

Correspondance:rskdtetts@gmail.com

eISSN:**3005-3757**
pISSN: **3005-3765**

Received: 14-07-2026
Accepted:23-09-2026
Online:24-09-2026

Copyright:© 2026 by the authors. This is an access-openarticle distributed under the terms and conditions of the Creative Common Attribution (CC BY) license

ABSTRACT: Zehra Nigah is a distinguished contemporary Urdu poet whose poetry presents a sensitive and profound expression of feminist thought and contemporary awareness. Her work reflects women's emotional experiences, social struggles, cultural identity, and their position within patriarchal society. Rather than adopting a confrontational approach, she articulates women's concerns through subtle symbolism, emotional depth, and artistic restraint. Her poetry also engages with significant issues of the modern age, including social inequality, political unrest, war, migration, violence, and the erosion of human values. By connecting personal experience with collective consciousness, Zehra Nigah transforms the individual voice of women into a broader representation of social reality. This study critically examines the major dimensions of feminist thought and contemporary awareness in her poetry. It explores how her poetic expression challenges conventional gender

roles while preserving cultural and literary sensibility. The study concludes that Zehra Nigah's poetry occupies an important place in modern Urdu literature because it effectively combines feminine consciousness, social criticism, human compassion, and awareness of contemporary realities

KEYWORDS: Zehra Nigah, Urdu poetry, feminist thought, feminine consciousness, contemporary awareness, social criticism

نسائی فکر جدید ادبی تنقید کا ایک اہم رجحان ہے جس نے ادب میں عورت کی شناخت، اس کے سماجی مقام، حقوق اور فکری شعور کو مرکزی حیثیت دی۔ یہ فکر عورت کو محض ایک روایتی کردار کے بجائے ایک خود مختار اور باوقار انسان کے طور پر دیکھنے پر زور دیتی ہے۔ اردو ادب میں نسائی فکر نے خواتین قلم کاروں کو اپنی ذات، تجربات اور معاشرتی مسائل کو براہِ راست بیان کرنے کا موقع فراہم کیا، جس کے نتیجے میں ادب میں عورت کے احساسات اور مسائل کے اظہار کے نئے امکانات پیدا ہوئے۔ جدید اردو شاعری میں زہرا نگاہ کا شمار ان ممتاز شاعرات میں ہوتا ہے جنھوں نے اپنی شاعری کے ذریعے عورت کے جذبات، سماجی مسائل، قومی شعور اور انسانی اقدار کو نہایت متوازن اور باوقار انداز میں پیش کیا۔ ان کی شاعری میں نسائی فکر کسی شدید احتجاج یا تصادم کی صورت میں سامنے نہیں آتی بل کہ وقار، شعور، تہذیبی اقدار اور فکری پختگی کے ساتھ جلوہ گر ہوتی ہے۔ انھوں نے عورت کی داخلی دنیا، اس کی شناخت، معاشرتی ذمہ داریوں اور عصری مسائل کو ایسی شعری زبان عطا کی جو فکری گہرائی اور فنی حسن دونوں کی حامل ہے۔

زہرا نگاہ کی شاعری کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں نسائی احساس صرف ذاتی تجربے تک محدود نہیں رہتا بل کہ معاشرے، تاریخ، تہذیب اور قومی زندگی سے بھی گہرا تعلق قائم کرتا ہے۔ ان کی شاعری میں عورت ایک حساس فرد ہونے کے ساتھ ساتھ ایک باشعور شہری اور معاشرے کی فعال رکن کے طور پر سامنے آتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی شاعری میں نسائی فکر کے ساتھ عصری آگہی بھی نمایاں نظر آتی ہے۔ نسائی فکر (Feminist Thought) ایک ایسا فکری اور تنقیدی تصور ہے جو عورت کی شناخت، حقوق، آزادی اور معاشرتی حیثیت سے متعلق مباحث کو مرکزی اہمیت دیتا ہے۔ اس کا بنیادی مقصد عورت کو ایک مکمل انسانی وجود کے طور پر تسلیم کرنا اور اس کے ساتھ روا رکھے جانے والے صنفی امتیاز، سماجی ناانصافی اور پدر سری نظام کے اثرات کا جائزہ لینا ہے۔ نسائی فکر اس بات پر زور دیتی ہے کہ عورت کو زندگی کے ہر شعبے میں مساوی مواقع، آزادیِ اظہار اور باوقار مقام حاصل ہونا چاہیے۔ ادبی تنقید میں نسائی فکر کا مقصد صرف خواتین کے ادب کا مطالعہ کرنا نہیں بل کہ یہ جاننا بھی ہے کہ ادب میں عورت کی نمائندگی کس انداز میں کی گئی ہے،

اس کی آواز کو کس حد تک جگہ ملی ہے اور خواتین تخلیق کاروں نے اپنے تجربات کو کس طرح بیان کیا ہے۔ اس تناظر میں نسائی تنقید ادب میں عورت کی شناخت، احساسات، سماجی کردار اور ثقافتی حیثیت کا تجزیہ کرتی ہے۔ بقول سیما صغیر:

"فیمینزم جسے اردو میں تانیثت کے نام سے جانا جاتا ہے نسائی شعور کی بے داری کا اعلانیہ ہے، دور حاضر کا یہ وہ تانیثی شعور ہے جو عورت کو بحثیت انسان تہذیبی، سماجی اور اقتصادی طور پر مردوں ہی کی طرح آزادی خیال اور ہم رہی کی وکالت کرتا ہے"[۱]

اردو ادب میں نسائی فکر نے بیسویں صدی کے دوسرے نصف میں زیادہ منظم صورت اختیار کی۔ اس دور میں خواتین لکھاریوں اور شاعرات نے اپنی تخلیقات میں عورت کے مسائل، احساسات اور سماجی تجربات کو براہِ راست موضوع بنایا۔ زہرا نگاہ بھی ان ہی اہم شاعرات میں شامل ہیں جنھوں نے عورت کے داخلی شعور، سماجی ذمہ داری اور انسانی وقار کو اپنی شاعری میں نہایت متوازن انداز میں پیش کیا۔ ان کی شاعری میں نسائی فکر انتہا پسندی یا محض احتجاج کی صورت میں نہیں بل کہ شعور، اعتدال، تہذیبی اقدار اور انسانی ہم دردی کے ساتھ جلوہ گر ہوتی ہے۔ اسی نظریاتی پس منظر میں زہرا نگاہ کی شاعری کا مطالعہ یہ واضح کرتا ہے کہ ان کی نسائی فکر عورت کے وجود، اس کی سماجی حیثیت اور عصری مسائل کے بارے میں ایک متوازن، باوقار اور فکری رویے کی نمائندگی کرتی ہے۔ یہی پہلو ان کی شاعری کو اردو کی معاصر نسائی شاعری میں منفرد مقام عطا کرتا ہے۔ زہرا نگاہ معاصر اردو شاعری کی ممتاز شاعرہ ہیں جنھوں نے اپنی منفرد فکری بصیرت، سادہ مگر مؤثر اسلوب اور گہرے انسانی شعور کے باعث اردو ادب میں نمایاں مقام حاصل کیا۔ وہ 14 اکتوبر 1937ء کو حیدرآباد دکن (بھارت) میں پیدا ہوئیں۔ تقسیمِ ہند کے بعد ان کا خاندان پاکستان منتقل ہو گیا، جہاں انھوں نے اپنی ادبی زندگی کا آغاز کیا۔ زہرا نگاہ نے غزل اور نظم دونوں اصناف میں قابلِ قدر تخلیقات پیش کیں اور ان کی شاعری کو علمی و ادبی حلقوں میں وسیع پذیرائی حاصل ہوئی۔ زہرا نگاہ کی شاعری کا فکری دائرہ نہایت وسیع ہے۔ ان کے ہاں محبت، عورت کی شناخت، انسانی رشتے، سماجی مسائل، قومی احساس، تہذیبی اقدار اور عصری حالات مختلف انداز میں جلوہ گر ہوتے ہیں۔ وہ زندگی کے معمولی واقعات میں بھی گہرے انسانی معانی تلاش کرتی ہیں اور انھیں نہایت سادہ مگر مؤثر شعری پیرائے میں پیش کرتی ہیں۔ ان کی شاعری جذباتیت کے بجائے فکری توازن، اعتدال اور حقیقت پسندی کی آئینہ دار ہے۔ نجمہ رحمانی لکھتی ہیں:

"زہرا کے ہاں نجی تجربات و جذبات بھی، اجتماعی مصائب کی روداد عشق کی واردات، سیاست کی گھات ممتا کا جذبہ عورت کی بے بسی، گھٹن کی لہر بھی ہے انہوں نے ہر رنگ کو بہتر ہنر مندی کے ساتھ نبھایا ہے۔"[۲]

نسائی فکر کے حوالے سے زہرا نگاہ کا اسلوب دیگر معاصر شاعرات سے قدرے مختلف ہے۔ وہ عورت کے مسائل کو محض احتجاج یا مزاحمت کی زبان میں بیان نہیں کرتیں بل کہ عورت کی شخصیت، وقار، احساسِ ذات اور سماجی ذمہ داری کو نمایاں کرتی ہیں۔ ان کی شاعری میں عورت ایک باوقار، باصلاحیت اور باشعور شخصیت کے طور پر سامنے آتی ہے جو اپنے وجود کے ساتھ ساتھ معاشرے کی تعمیر میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ زہرا نگاہ کے فکری پس منظر پر ان کی تہذیبی وابستگی، مشرقی اقدار اور انسانی ہمدردی کے تصورات کا گہرا اثر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی شاعری میں نسائی فکر، عصری آگہی اور انسانی شعور ایک دوسرے سے مربوط نظر آتے ہیں۔ ان کی تخلیقات نہ صرف عورت کے احساسات کی ترجمان ہیں بل کہ اپنے عہد کے سماجی، تہذیبی اور اخلاقی مسائل کی بھی عکاسی کرتی ہیں، جس کے باعث انھیں اردو کی اہم معاصر شاعرات میں شمار کیا جاتا ہے۔ زہرا نگاہ کی شاعری میں نسائی فکر ایک اہم اور نمایاں فکری جہت کے طور پر موجود ہے۔ ان کی شاعری میں عورت کی ذات، اس کے احساسات، جذباتی تجربات اور سماجی مسائل کو نہایت گہرائی اور شعری لطافت کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ زہرا نگاہ کا امتیاز یہ ہے کہ انھوں نے عورت کے مسائل کو محض شکایت یا احتجاج کے انداز میں بیان نہیں کیا بل کہ انہیں انسانی زندگی کے وسیع تناظر میں سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ ان کے ہاں عورت ایک مکمل انسانی وجود کے طور پر سامنے آتی ہے جو اپنے جذبات، خوابوں، ذمہ داریوں اور شعور کے ساتھ زندگی کا حصہ ہے۔ اردو شاعری کی روایت میں عورت کا تصور اکثر مرد شاعر کے زاویۂ نظر سے تشکیل پاتا رہا، جہاں عورت زیادہ تر محبوبہ کے کردار تک محدود نظر آتی تھی۔ زہرا نگاہ نے اس روایت کو ایک نئے زاویے سے دیکھا اور عورت کو محض حسن و محبت کی علامت کے بجائے ایک صاحبِ احساس اور صاحبِ فکر شخصیت کے طور پر پیش کیا۔ ان کی شاعری میں عورت اپنی داخلی دنیا رکھتی ہے، وہ حالات کو محسوس کرتی ہے، رشتوں کو سمجھتی ہے اور اپنے وجود کی اہمیت سے آگاہ ہے۔ ان کی غزل کے کچھ اشعار دیکھیے:

دل سا آئینہ اب اپنے عکس سے ہے منحرف
اپنے ہی ہاتھوں کو اپنے عہد سے اجتناب
رات بھر ہم جوڑتے رہے ہیں ٹکڑے خواب کے
صبح ہوتے بھول بھی جاتے ہیں اپنے خواب (۳)

زہرا نگاہ کی نسائی فکر کا بنیادی وصف اعتدال اور توازن ہے۔ وہ عورت کی آزادی اور خود آگہی کی بات کرتی ہیں، لیکن اپنی شاعری میں تہذیبی اقدار اور انسانی رشتوں کو بھی اہمیت دیتی ہیں۔ ان کے نزدیک عورت کی شناخت صرف معاشرتی بغاوت سے قائم نہیں ہوتی بل کہ اس کے احساس، کردار، شعور اور شخصیت سے تشکیل پاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی شاعری میں نسائی شعور ایک مثبت اور تعمیری صورت میں سامنے آتا ہے۔ ان کی شاعری میں عورت کے داخلی جذبات کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ تنہائی، انتظار، محبت، محرومی، خوشی اور دکھ جیسے احساسات ان کے شعری تجربے کا حصہ ہیں۔

تاہم یہ جذبات محض ذاتی کیفیت نہیں رہتے بل کہ عورت کے اجتماعی تجربے کی نمائندگی کرتے ہیں۔ زہرا نگاہ عورت کے ان احساسات کو زبان دیتی ہیں جو معاشرتی دباؤ یا روایتی رویوں کے باعث اکثر غیر محسوس رہ جاتے ہیں۔ زہرا نگاہ کی شاعری میں عورت کی خود آگہی ایک اہم موضوع ہے۔ ان کے ہاں عورت اپنی ذات کے شعور سے محروم نہیں بل کہ اپنے مقام اور اہمیت کو سمجھنے والی شخصیت ہے۔ وہ زندگی کے معاملات میں فعال کردار ادا کرتی ہے اور اپنے جذبات و خیالات کا اظہار کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ یہ خود آگہی دراصل نسائی فکر کی بنیادی خصوصیت ہے، جو عورت کو محض کسی دوسرے کی نسبت سے نہیں بل کہ اپنی مستقل شناخت کے ساتھ دیکھتی ہے۔ نظم "ایک سچی اماں کی کہانی" دیکھیے: مرے بچے یہ کہتے ہیں

"تم آتی ہو تو گھر میں رونقیں خوشبوئیں آتی ہیں
یہ جنت جو ملی ہے سب انہیں قدموں کی برکت ہے
ہمارے واسطے رکھنا تمہارا اک سعادت ہے"
بڑی مشکل سے میں دامن چھڑا کر لوٹ آئی ہوں
وہ آنسو اور وہ غمگین چہرے یاد آتے ہیں
ابھی مت جاؤ رک جاؤ یہ جملے ستاتے ہیں
میں یہ ساری کہانی آنے والوں کو سناتی ہوں
مرے لہجے سے لپٹا جھوٹ سب پہچان جاتے ہیں
بہت تہذیب والے لوگ ہیں سب مان جاتے ہیں(۴)

ان کی شاعری میں خاندانی اور سماجی رشتوں کا مطالعہ بھی نسائی فکر کے حوالے سے اہم ہے۔ زہرا نگاہ نے عورت کی زندگی کو صرف انفرادی سطح پر نہیں دیکھا بل کہ اسے معاشرتی نظام، ثقافتی روایات اور انسانی تعلقات کے ساتھ مربوط کیا ہے۔ ان کے ہاں عورت ماں، بیٹی، بیوی یا محبوبہ کے کرداروں میں محدود نہیں بل کہ ایک حساس انسان کے طور پر موجود ہے جس کے اپنے جذبات، خواہشات اور فکری ترجیحات ہیں۔ نظم "ماں" ملاحظہ کریں:

جو شاخ اب تک زمیں کے سینے سے سر لگائے لرز رہی تھی
صف گلستاں میں کس طرح سے کھڑی ہوئی کتنا ہنس رہی ہے
ہوا کے رتھ پر سوار وہ موسموں کا راجا
کچھ اس کے کانوں میں کہہ گیا ہے

وہ کہہ گیا ہے تمھارے دونوں گلاب خوش ہیں
جہاں بھی ہیں جہان انجمن ہیں
وہ اپنی خوشبو سے آپ سرشارا اپنی رنگت میں خود مگن میں (۵)

زہرا نگاہ کی نسائی فکر کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ وہ عورت کے مسائل کو انسانی مسائل سے الگ نہیں کرتیں۔ ان کی شاعری میں عورت کے دکھ، محرومی اور جدوجہد کے ساتھ ساتھ معاشرے کی مجموعی کیفیت بھی منعکس ہوتی ہے۔ وہ عورت کے تجربے کو وسیع انسانی تناظر میں پیش کرتی ہیں، جس سے ان کی شاعری میں فکری وسعت پیدا ہوتی ہے۔ زہرا نگاہ کی شاعری میں نسائی فکر عورت کی شناخت، خود آگہی، جذباتی تجربات، سماجی شعور اور انسانی وقار کے مختلف پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہے۔ ان کی شاعری میں عورت نہ کمزور کردار ہے اور نہ محض احتجاج کی علامت، بل کہ ایک باشعور، باوقار اور فعال وجود کے طور پر سامنے آتی ہے۔ یہی خصوصیت زہرا نگاہ کو اردو شاعری کی اہم نسائی آوازوں میں شامل کرتی ہے۔

زہرا نگاہ کی شاعری میں عورت کی شناخت اور احساسِ ذات ایک اہم فکری موضوع کی حیثیت رکھتا ہے۔ ان کی شاعری میں عورت کو محض روایتی سماجی کرداروں کے حوالے سے نہیں دیکھا گیا بل کہ اسے ایک ایسی شخصیت کے طور پر پیش کیا گیا ہے جو اپنی ذات، جذبات، خیالات اور تجربات کا شعور رکھتی ہے۔ زہرا نگاہ کے نزدیک عورت کی اصل شناخت اس کے احساسِ ذات، فکری پختگی اور انسانی وقار سے وابستہ ہے۔ روایتی معاشرتی نظام میں عورت کی شناخت اکثر اس کے رشتوں اور وابستگیوں کے ذریعے متعین کی جاتی رہی ہے۔ اسے ماں، بیٹی، بیوی یا محبوبہ کے کرداروں میں زیادہ دیکھا گیا، جب کہ اس کی انفرادی شخصیت اور ذاتی خواہشات کو کم اہمیت دی گئی۔ زہرا نگاہ کی شاعری اس محدود تصور کو وسعت دیتی ہے اور عورت کو ایک مکمل انسان کے طور پر پیش کرتی ہے جو اپنی سوچ، احساس اور تجربے کے ساتھ معاشرے میں موجود ہے۔ زہرا نگاہ کے ہاں عورت کی شناخت کا مسئلہ محض حقوق کی بحث نہیں بل کہ ایک داخلی شعوری عمل بھی ہے۔ ان کی شاعری میں عورت اپنے وجود کو محسوس کرتی ہے، اپنی ذات کی اہمیت کو سمجھتی ہے اور زندگی کے معاملات میں اپنی جگہ تلاش کرتی ہے۔ یہی احساسِ ذات نسائی فکر کا بنیادی عنصر ہے، جو عورت کو خاموش تماشائی کے بجائے ایک فعال اور باشعور فرد بناتا ہے۔ ان کی شاعری میں عورت کی داخلی دنیا کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ عورت کے خواب، خواہشات، جذبات اور ذہنی کیفیات ان کے شعری اظہار کا حصہ بنتی ہیں۔ زہرا نگاہ نے عورت کے ان پہلوؤں کو نمایاں کیا جو اکثر روایتی ادب میں پس پردہ رہ جاتے تھے۔ وہ عورت کے دکھ اور خوشی دونوں کو انسانی تجربے کے طور پر پیش کرتی ہیں۔ زہرا نگاہ کی شاعری میں احساسِ ذات کا تصور خود غرضی یا انفرادیت پسندی نہیں بل کہ اپنی انسانی حیثیت کے ادراک سے وابستہ ہے۔ ان کے ہاں عورت اپنی ذات کو پہچانتے ہوئے رشتوں اور معاشرتی ذمہ داریوں سے بھی جڑی رہتی ہے۔ یہی توازن ان کی نسائی فکر

کو منفرد بناتا ہے۔ وہ عورت کی آزادی کو معاشرتی رشتوں کی نفی نہیں سمجھتیں بل کہ عزت، شعور اور باہمی احترام کی بنیاد پر قائم تعلقات کی خواہاں ہیں۔ ان کی نظم: سمجھوتہ ملاحظہ کیجیے:

ملائم گرم سمجھوتے کی چادر
یہ چادر میں نے برسوں میں بنی ہے
کہیں بھی سچ کے گل بوٹے نہیں ہیں
کسی بھی جھوٹ کا ٹانکا نہیں ہے
اسی سے میں بھی تن ڈھک لوں گی اپنا
اسی سے تم بھی آسودہ رہو گے!
نہ خوش ہو گے نہ پژمردہ رہو گے
اسی کو تان کر بن جائے گا گھر
بچھا لیں گے تو کھل اٹھے گا آنگن
اٹھا لیں گے تو گر جائے گی چلمن (۲)

عورت کی شناخت کے حوالے سے زہرا نگاہ کی شاعری میں ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ وہ عورت کو صرف مظلوم یا محروم کردار کے طور پر پیش نہیں کرتیں۔ ان کے شعری کرداروں میں برداشت، حوصلہ، بصیرت اور زندگی کو سمجھنے کی صلاحیت موجود ہے۔ وہ مشکلات کا سامنا کرنے والی اور اپنے وجود کا شعور رکھنے والی شخصیت کے طور پر سامنے آتی ہیں۔ عصرِ حاضر میں عورت کی شناخت کا مسئلہ مزید پیچیدہ ہو گیا ہے، کیوں کہ جدید معاشرے میں عورت کو روایتی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ نئے سماجی کردار بھی ادا کرنے پڑتے ہیں۔ زہرا نگاہ کی شاعری ان تبدیلیوں کو محسوس کرتی ہے اور عورت کے بدلتے ہوئے مقام کو شعری سطح پر پیش کرتی ہے۔ ان کی شاعری میں روایت اور جدیدیت کے درمیان ایک فکری توازن نظر آتا ہے۔ اس طرح زہرا نگاہ کی شاعری میں عورت کی شناخت اور احساسِ ذات کا تصور نسائی فکر کی بنیادی جہتوں کی نمائندگی کرتا ہے۔ انھوں نے عورت کو ایک خود آگاہ، باوقار اور فکری صلاحیت رکھنے والی شخصیت کے طور پر پیش کیا۔ ان کی شاعری میں عورت اپنی ذات کی پہچان کے ساتھ ساتھ معاشرے میں اپنے مقام اور کردار کا شعور بھی رکھتی ہے، جو ان کے شعری نظام کا اہم امتیاز ہے۔

زہرا نگاہ کی شاعری کا ایک اہم اور نمایاں پہلو ان کا گہرا سماجی شعور اور عصری حالات کا ادراک ہے۔ ان کی شاعری محض ذاتی جذبات، داخلی کیفیات یا روایتی موضوعات تک محدود نہیں رہتی بل کہ اپنے عہد کے سماجی، تہذیبی، انسانی اور اخلاقی

مسائل کو بھی اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔ زہرا نگاہ نے زندگی کو ایک وسیع تناظر میں دیکھا ہے، اسی لیے ان کی شاعری میں فرد کے احساسات کے ساتھ ساتھ معاشرے کی مجموعی صورتِ حال بھی نمایاں نظر آتی ہے۔ عصری آگہی سے مراد شاعر کا اپنے زمانے کے مسائل، تبدیلیوں، فکری رجحانات اور سماجی رویوں کا شعوری ادراک ہے۔ ایک بڑا شاعر صرف اپنے ذاتی تجربات کا اظہار نہیں کرتا بل کہ اپنے عہد کی ترجمانی بھی کرتا ہے۔ زہرا نگاہ کی شاعری میں یہی وصف نمایاں ہے کہ انہوں نے اپنے زمانے کے بدلتے ہوئے حالات کو نہایت حساس نگاہ سے دیکھا اور انہیں شعری اظہار کا حصہ بنایا۔ ان کی شاعری میں روایت، تہذیب، جدید زندگی کے مسائل اور انسانی رشتوں کی پیچیدگی ایک ساتھ نظر آتی ہے۔ زہرا نگاہ کے سماجی شعور کا ایک اہم پہلو عورت کے مسائل سے وابستہ ہے۔ ان کی شاعری میں عورت کی زندگی کو صرف جذباتی یا ذاتی سطح پر نہیں دیکھا گیا بلکہ اسے سماجی نظام کے اندر رکھ کر سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ وہ ان معاشرتی رویوں کی طرف توجہ دلاتی ہیں جو عورت کی شخصیت، آزادی اور خود اعتمادی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ تاہم ان کا انداز براہِ راست احتجاج یا نعرے بازی کا نہیں بل کہ ایک سنجیدہ فکری اور تہذیبی رویے کا حامل ہے۔ نظم "نیا گھر" میں لکھتی ہیں:

کہیں دور بستی کی آغوش میں
وہ ہمکتا ہوا اک نیا گھر
اپنے اطراف سے بے خبر
ننھے بچے کے مانند ہنستا ہوا
اک نئے پن کی خوشبو میں بستا ہوا
ہمیشہ مجھے اور تم کو بلاتا رہے گا
اپنی مٹھی کے گھنگھرو بجاتا رہے گا (۷)

ان کی شاعری میں عورت کی سماجی حیثیت، خاندانی ذمہ داریاں اور رشتوں کی نزاکت اہم موضوعات ہیں۔ زہرا نگاہ نے عورت کو صرف مظلوم یا محروم کردار کے طور پر پیش نہیں کیا بل کہ اسے ایک ایسی شخصیت کے طور پر دکھایا ہے جو محبت، قربانی، برداشت اور شعور کے ساتھ زندگی کے مسائل کا سامنا کرتی ہے۔ ان کے ہاں عورت معاشرے کا ایک فعال حصہ ہے جو اپنے احساسات اور تجربات کے ذریعے زندگی کو معنی عطا کرتی ہے۔ زہرا نگاہ کی شاعری میں خاندانی نظام اور انسانی رشتوں کا مطالعہ بھی سماجی شعور کے حوالے سے اہم ہے۔ جدید دور میں رشتوں کی نوعیت، جذباتی فاصلے، بدلتی ہوئی اقدار اور فرد کی تنہائی جیسے مسائل نے انسانی زندگی کو متاثر کیا ہے۔ زہرا نگاہ نے ان تبدیلیوں کو محسوس کیا اور انھیں نہایت فن کارانہ انداز میں پیش کیا۔ ان کی شاعری میں رشتوں کی اہمیت بھی ہے اور ان کے اندر پیدا ہونے والی پیچیدگیوں کا شعور بھی۔

عصری مسائل کے حوالے سے زہرا نگاہ کی شاعری میں تہذیبی شعور بھی نمایاں ہے۔ وہ مشرقی تہذیب، روایتی اقدار اور انسانی تعلقات سے گہری وابستگی رکھتی ہیں، لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ بدلتے ہوئے زمانے کے تقاضوں سے بھی آگاہ ہیں۔ ان کی شاعری میں ماضی کی یاد، حال کے مسائل اور مستقبل کی فکر ایک دوسرے سے مربوط دکھائی دیتی ہے۔ یہی امتزاج ان کی شاعری کو محض روایتی اظہار سے بلند کر کے عصری معنویت عطا کرتا ہے۔ زہرا نگاہ کا سماجی شعور صرف عورتوں کے مسائل تک محدود نہیں بل کہ انسانی زندگی کے وسیع تر مسائل کو بھی شامل کرتا ہے۔ ان کی شاعری میں انسان کی تنہائی، جذباتی کشمکش، اخلاقی اقدار کی تبدیلی اور معاشرتی بے حسی جیسے موضوعات بھی ملتے ہیں۔ وہ انسانی دکھ کو ایک وسیع تناظر میں دیکھتی ہیں اور انفرادی تجربے کو اجتماعی احساس سے جوڑ دیتی ہیں۔ نسائی فکر کے تناظر میں دیکھا جائے تو زہرا نگاہ کی شاعری میں عورت اور معاشرے کا تعلق ایک اہم موضوع ہے۔ وہ عورت کی آزادی کو معاشرتی نظام سے مکمل بغاوت کے طور پر نہیں بل کہ شعور، احترام اور باوقار مقام کے حصول کے طور پر دیکھتی ہیں۔ ان کے نزدیک عورت کی حقیقی خود مختاری اس کے احساسِ ذات، فکری پختگی اور انسانی وقار میں پوشیدہ ہے۔ یہی نظریہ ان کی شاعری کو متوازن نسائی فکر کا نمائندہ بناتا ہے۔ زہرا نگاہ کی عصری آگہی کا ایک اور پہلو یہ ہے کہ وہ اپنے عہد کی سیاسی اور سماجی تبدیلیوں سے بھی متاثر نظر آتی ہیں۔ اگرچہ ان کی شاعری میں سیاسی موضوعات براہِ راست غالب نہیں، لیکن معاشرتی حالات، انسانی رویوں اور اجتماعی مسائل کا عکس ضرور موجود ہے۔ وہ اپنے گرد و پیش کی دنیا سے بے خبر شاعرہ نہیں بل کہ اپنے زمانے کے احساسات اور مسائل کو سمجھنے والی تخلیق کار ہیں۔ نظم "ماضی اور حال" میں ماضی کا ذکر کرنے کے بعد حال پر کچھ اس طرح لکھتی ہیں:

حال گھر کی بیوی
اپنی آیا سے کہتی ہے
رات گئے مرے دونوں بچے
کیوں میرے کمرے میں آتے ہیں؟
مجھ سے لپٹ کر سو جاتے ہیں
تم آخر کاہے کے لیے ہو؟
میری خواب آلود آنکھوں سے
ساری نیند بکھر جاتی ہے(۸)

تنقیدی اعتبار سے دیکھا جائے تو زہرا نگاہ کی شاعری میں سماجی شعور کی اہمیت اس لیے بھی بڑھ جاتی ہے کہ وہ مسائل کو محض بیان نہیں کرتیں بل کہ ان کے پس منظر میں موجود انسانی کیفیات کو بھی اجاگر کرتی ہیں۔ ان کا شعری انداز اصلاحی

نعرے کے بجائے جمالیاتی اور فکری توازن کا حامل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی شاعری میں سماجی مسائل محض موضوع نہیں رہتے بلکہ انسانی تجربے کا حصہ بن جاتے ہیں۔ مختصراً، زہرا نگاہ کی شاعری میں سماجی شعور اور عصری آگہی ایک بنیادی فکری عنصر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ انھوں نے عورت کے مسائل، انسانی رشتوں، تہذیبی اقدار اور بدلتے ہوئے معاشرتی حالات کو اپنی شاعری میں نہایت بصیرت کے ساتھ پیش کیا۔ ان کی شاعری اپنے عہد کی ترجمان ہونے کے ساتھ ساتھ انسانی احساسات اور سماجی شعور کی ایک مؤثر دستاویز بھی ہے۔ یہی خصوصیت زہرا نگاہ کو معاصر اردو شاعری میں ایک منفرد اور اہم مقام عطا کرتی ہے۔ زہرا نگاہ کی شاعری میں خاندانی نظام، عورت کے سماجی کردار اور معاشرتی رویوں کی عکاسی نہایت گہرائی اور فکری پختگی کے ساتھ ملتی ہے۔ ان کی شاعری میں خاندان محض ایک سماجی ادارہ نہیں بل کہ انسانی شخصیت کی تشکیل، اخلاقی تربیت اور تہذیبی اقدار کی منتقلی کا بنیادی مرکز ہے۔ وہ خاندانی زندگی کو عورت کی ذمہ داریوں تک محدود نہیں کرتیں بل کہ اسے محبت، احترام، باہمی اعتماد اور انسانی رشتوں کی بنیاد قرار دیتی ہیں۔ اسی وجہ سے ان کے ہاں عورت کا کردار صرف گھر کی چار دیواری تک محدود نظر نہیں آتا بل کہ وہ خاندان کی فکری، اخلاقی اور جذباتی فضا کی تشکیل میں بھی فعال کردار ادا کرتی ہے۔

زہرا نگاہ نے اپنی شاعری میں عورت کو ماں، بیٹی، بہن، بیوی اور شریکِ حیات جیسے مختلف سماجی کرداروں میں پیش کیا ہے، لیکن ان کرداروں کی پیش کش روایتی انداز سے مختلف ہے۔ ان کے ہاں عورت صرف دوسروں کی خواہشات کی تکمیل کا ذریعہ نہیں بل کہ اپنی الگ شخصیت، احساسات اور فکری وجود رکھنے والی انسان ہے۔ وہ ان تمام ذمہ داریوں کو نبھاتے ہوئے بھی اپنی شناخت اور وقار کو برقرار رکھتی ہے۔ یہی پہلو زہرا نگاہ کی نسائی فکر کو اعتدال، توازن اور تہذیبی شعور سے ہم آہنگ بناتا ہے۔ ان کی شاعری میں خاندانی رشتوں کی نزاکت اور انسانی تعلقات کی اہمیت بار بار سامنے آتی ہے۔ وہ اس حقیقت کی طرف توجہ دلاتی ہیں کہ مضبوط معاشرہ مضبوط خاندان سے وجود میں آتا ہے، جب کہ خاندان کی مضبوطی باہمی احترام، اعتماد اور محبت پر قائم ہوتی ہے۔ ان کے شعری اظہار میں یہ احساس نمایاں ہے کہ جب رشتوں میں خود غرضی، بے اعتمادی اور عدم برداشت پیدا ہو جائے تو اس کے اثرات صرف ایک فرد تک محدود نہیں رہتے بل کہ پورا معاشرہ اس سے متاثر ہوتا ہے۔ زہرا نگاہ کی شاعری میں عورت اور خاندان کا تعلق صرف روایتی ذمہ داریوں تک محدود نہیں بل کہ جذباتی وابستگی، ذہنی ہم آہنگی اور اخلاقی شعور سے بھی وابستہ ہے۔ ان کے نزدیک عورت خاندان کی تعمیر میں مرکزی کردار ادا کرتی ہے، لیکن اس کردار کی بنیاد اس کی مجبوری یا محکومی نہیں بل کہ اس کی محبت، بصیرت اور انسانی شعور ہے۔ اسی لیے ان کی شاعری میں عورت کو ہمیشہ عزت، احترام اور وقار کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔

معاشرتی رویوں کے حوالے سے زہرا نگاہ نہایت باریک بینی سے ان تبدیلیوں کو محسوس کرتی ہیں جو جدید دور میں انسانی تعلقات پر اثر انداز ہو رہی ہیں۔ مادیت، مصروف زندگی، انفرادیت پسندی اور بدلتی ہوئی سماجی ترجیحات نے خاندانی رشتوں کی نوعیت کو متاثر کیا ہے۔ ان کی شاعری میں ان مسائل کی طرف براہِ راست یا علامتی انداز میں اشارے ملتے ہیں۔

وہ انسانی تعلقات میں پیدا ہونے والی دوریوں، جذباتی خلا اور اقدار کے زوال پر گہری تشویش کا اظہار کرتی ہیں، تاہم ان کا انداز اصلاحی نعرے کا نہیں بل کہ فکری اور جمالیاتی ہے۔ زہرا نگاہ عورت کے ساتھ معاشرے کے مختلف رویوں کو بھی اپنی شاعری کا موضوع بناتی ہیں۔ وہ اس حقیقت کو محسوس کرتی ہیں کہ معاشرتی اقدار اکثر عورت سے زیادہ قربانی، زیادہ برداشت اور زیادہ خاموشی کی توقع کرتی ہیں، جب کہ مرد کے لیے مختلف پیمانے اختیار کیے جاتے ہیں۔ اگرچہ وہ ان رویوں پر شدید احتجاج نہیں کرتیں، لیکن ان کی شاعری میں ایسے متعدد مقامات موجود ہیں جہاں عورت کی خاموش تکلیف، اس کی نفسیاتی کیفیت اور اس کے احساسِ محرومی کو نہایت مؤثر انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ اسلوب قاری کو خود سوچنے پر مجبور کرتا ہے کہ معاشرے میں عورت کے ساتھ برتاؤ کس حد تک منصفانہ ہے۔ ایک شعر دیکھیے:

جس عالم کو ہو کا عالم کہتے ہیں
وہ عالم تھا اور وہ عالم پیہم تھا(۹)

ان کی شاعری میں عورت کی سماجی حیثیت کو صرف حقوق کے تناظر میں نہیں دیکھا گیا بل کہ اس کی اخلاقی، فکری اور تہذیبی اہمیت کو بھی نمایاں کیا گیا ہے۔ زہرا نگاہ کے نزدیک عورت معاشرے کی تشکیل میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے، اس لیے اس کے احترام، تعلیم، شعور اور شخصیت کی تعمیر کو معاشرتی ترقی سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ ان کی شاعری عورت کے وقار کو انسانی وقار کا حصہ قرار دیتی ہے، جس کے باعث ان کی نسائی فکر صرف عورت تک محدود نہیں رہتی بل کہ پورے معاشرے کی اصلاح اور انسانی اقدار کے استحکام سے جڑ جاتی ہے۔ تنقیدی اعتبار سے دیکھا جائے تو زہرا نگاہ کی شاعری میں خاندانی نظام اور معاشرتی رویوں کی پیش کش نہ تو محض روایتی ہے اور نہ ہی مکمل طور پر انقلابی۔ انھوں نے مشرقی تہذیب، خاندانی نظام اور سماجی اقدار کو برقرار رکھتے ہوئے ان میں موجود کمزوریوں، تضادات اور ناانصافیوں کی طرف نہایت مہذب اور فکری انداز میں اشارہ کیا ہے۔ یہی متوازن رویہ ان کی شاعری کو دیگر معاصر شاعرات سے ممتاز کرتا ہے۔ اس طرح زہرا نگاہ کی شاعری میں خاندانی نظام، عورت اور معاشرتی رویوں کا مطالعہ یہ واضح کرتا ہے کہ ان کے نزدیک عورت خاندان اور معاشرے دونوں کی فکری و اخلاقی بنیاد ہے۔ ان کی شاعری میں عورت کی شناخت، عزتِ نفس، سماجی مقام، خاندانی کردار اور انسانی تعلقات ایک دوسرے سے مربوط نظر آتے ہیں۔ یہی فکری ربط ان کی شاعری کو نسائی فکر اور عصری آگہی کے تناظر میں ایک منفرد ادبی مقام عطا کرتا ہے۔

زہرا نگاہ کی شاعری کا مطالعہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ ان کی فکری جہات صرف نسائی مسائل اور عورت کے داخلی تجربات تک محدود نہیں بل کہ ان کی شاعری قومی، تہذیبی اور انسانی شعور سے بھی بھرپور ہے۔ انھوں نے اپنے عہد کے سماجی، ثقافتی اور قومی حالات کو نہایت گہرے احساس اور فکری بصیرت کے ساتھ محسوس کیا اور انہیں اپنی شاعری میں سلیقے سے پیش

کیا۔ ان کے ہاں فرد اور معاشرہ ایک دوسرے سے جدا نہیں بل کہ ایک مربوط اکائی کے طور پر سامنے آتے ہیں، جہاں فرد کی فکری تربیت، معاشرتی اقدار اور قومی شناخت ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی شاعری ذاتی جذبات کے اظہار سے آگے بڑھ کر اجتماعی زندگی کی ترجمان بن جاتی ہے۔ زہرا نگاہ کی شاعری میں قومی شعور کا اظہار جذباتی نعروں یا سیاسی بیانات کی صورت میں نہیں بل کہ تہذیبی وابستگی، قومی شناخت اور اجتماعی احساس کے ذریعے ہوتا ہے۔ وہ اپنے وطن، اپنی زبان، اپنی تہذیب اور اپنی ثقافتی روایات سے گہرا تعلق رکھتی ہیں۔ ان کی شاعری میں وطن سے محبت، قومی اقدار کی حفاظت اور معاشرتی ذمہ داری کا احساس ایک سنجیدہ فکری رویے کے طور پر سامنے آتا ہے۔ وہ قومی زندگی کو صرف سیاسی زاویے سے نہیں بلکہ اخلاقی، ثقافتی اور انسانی تناظر میں دیکھتی ہیں، جس کی وجہ سے ان کا شعری اظہار وقتی حالات تک محدود نہیں رہتا بل کہ دائمی معنویت اختیار کر لیتا ہے۔ ان کی شاعری میں تہذیبی شعور ایک نہایت اہم عنصر ہے۔ زہرا نگاہ نے مشرقی تہذیب، خاندانی نظام، روایتی اقدار اور انسانی تعلقات کو اپنی شاعری کا مستقل موضوع بنایا ہے۔ ان کے نزدیک تہذیب صرف رسوم و رواج یا ظاہری مظاہر کا نام نہیں بل کہ انسانی کردار، اخلاق، برداشت، محبت اور احترام کے مجموعے کا نام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے ہاں تہذیبی شعور محض ماضی کی یاد یا روایت کی تعریف تک محدود نہیں بل کہ موجودہ دور کے تناظر میں اس کی افادیت پر بھی روشنی ڈالتا ہے۔

زہرا نگاہ جدید معاشرے میں رونما ہونے والی تہذیبی تبدیلیوں کو نہایت باریک بینی سے محسوس کرتی ہیں۔ صنعتی ترقی، شہری زندگی، مادیت، انفرادیت اور جدید طرزِ زندگی نے انسانی تعلقات اور معاشرتی اقدار کو جس طرح متاثر کیا ہے، اس کا عکس ان کی شاعری میں نمایاں طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔ وہ ان تبدیلیوں کو یکسر مسترد نہیں کرتیں بل کہ ان کے مثبت اور منفی دونوں پہلوؤں کا ادراک رکھتی ہیں۔ ان کی شاعری میں روایت اور جدیدیت کے درمیان ایک متوازن فکری رویہ نظر آتا ہے، جس میں تہذیبی شناخت کو برقرار رکھتے ہوئے عصری تقاضوں کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاتا۔ انسانی شعور زہرا نگاہ کی شاعری کی سب سے مضبوط خصوصیات میں سے ایک ہے۔ ان کے ہاں انسان رنگ، نسل، جنس، مذہب یا طبقے کی بنیاد پر تقسیم نہیں ہوتا بل کہ ایک ایسے وجود کے طور پر سامنے آتا ہے جو محبت، ہم دردی، انصاف اور احترام کا مستحق ہے۔ ان کی شاعری میں انسان دوستی، اخوت، ایثار، رواداری اور باہمی احترام جیسے اوصاف نمایاں ہیں۔ یہی عناصر ان کے شعری سرمائے کو محض نسائی شاعری کے دائرے تک محدود نہیں رکھتے بل کہ اسے آفاقی انسانی ادب کا حصہ بنا دیتے ہیں۔ نظم "ایک اور پرانی کہانی" میں چرواہا اپنی بیٹی سے کہتا ہے:

چرواہا بولا ، بیٹی ایسا ہوتا ہے
اور ایسا پہلے بھی ہوا ہے
ہری بھری بستی کا راجا جب بد نیت ہو جاتا ہے

کھیت سے دانہ، کنوؤں سے پانی، دودھ تھنوں سے اڑ جاتا ہے(۱۰)

زہرا نگاہ کی شاعری میں عورت کا تصور بھی انسانی شعور سے جڑا ہوا ہے۔ وہ عورت کے حقوق کی بات ضرور کرتی ہیں، لیکن ان حقوق کو مرد کے خلاف جدوجہد یا تصادم کی بنیاد پر پیش نہیں کرتیں۔ ان کے نزدیک عورت کی عزت، آزادی اور شناخت انسانی وقار کا حصہ ہے۔ اسی لیے ان کی شاعری میں عورت کے مسائل ہمیشہ انسانی اقدار، اخلاقی اصولوں اور معاشرتی انصاف کے تناظر میں سامنے آتے ہیں۔ یہ انداز ان کی نسائی فکر کو اعتدال، وقار اور فکری گہرائی عطا کرتا ہے۔ ان کے شعری اظہار میں انسانی رشتوں کی اہمیت بھی بار بار نمایاں ہوتی ہے۔ ماں، باپ، بہن، بیٹی، شوہر، اولاد اور دیگر سماجی رشتوں کو انھوں نے محض سماجی ضرورت نہیں بل کہ انسانی زندگی کی روح قرار دیا ہے۔ ان کی شاعری میں رشتوں کی محبت، اعتماد، قربانی اور باہمی احترام کو تہذیب کی بنیاد تصور کیا گیا ہے۔ وہ اس امر کی طرف بھی توجہ دلاتی ہیں کہ جب معاشرے میں ان اقدار کا زوال شروع ہوتا ہے تو اس کے اثرات فرد، خاندان اور پوری قوم پر مرتب ہوتے ہیں۔ زہرا نگاہ کے قومی اور تہذیبی شعور کا ایک اہم پہلو زبان اور ثقافت سے محبت بھی ہے۔ ان کی شاعری میں اردو زبان کی لطافت، تہذیبی شائستگی اور مشرقی اقدار کا خوب صورت امتزاج ملتا ہے۔ وہ اپنی زبان اور ادبی روایت سے گہرا تعلق رکھتی ہیں، جس کے باعث ان کی شاعری میں تہذیبی شناخت مضبوط صورت میں سامنے آتی ہے۔ ان کے نزدیک زبان محض اظہار کا ذریعہ نہیں بل کہ تہذیبی ورثے کی محافظ بھی ہے۔ تنقیدی اعتبار سے دیکھا جائے تو زہرا نگاہ کی شاعری قومی، تہذیبی اور انسانی شعور کی ایک متوازن اور مثبت مثال پیش کرتی ہے۔ انھوں نے اپنے عہد کے مسائل کو محض بیان نہیں کیا بل کہ ان کے پس منظر میں موجود اخلاقی، تہذیبی اور انسانی عوامل کو بھی نمایاں کیا ہے۔ ان کی شاعری میں نہ شدت پسندی ہے، نہ مایوسی اور نہ ہی محض جذباتی اظہار؛ بل کہ فکری سنجیدگی، تہذیبی وقار اور انسانی ہم دردی کا ایسا امتزاج موجود ہے جو انہیں معاصر اردو شاعری میں منفرد مقام عطا کرتا ہے۔ زہرا نگاہ کے شعری سرمائے کا مطالعہ یہ بھی واضح کرتا ہے کہ ان کے نزدیک قومی ترقی کا تعلق صرف معاشی یا سیاسی استحکام سے نہیں بل کہ اخلاقی تربیت، تہذیبی شعور اور انسانی کردار کی مضبوطی سے بھی ہے۔ وہ فرد کی اصلاح کو معاشرے کی اصلاح کا ذریعہ سمجھتی ہیں اور اسی تصور کو مختلف شعری علامتوں، استعارات اور فکری اشاروں کے ذریعے پیش کرتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی شاعری میں قومی احساس، تہذیبی وابستگی اور انسانی شعور ایک دوسرے سے جدا نہیں بل کہ ایک مربوط فکری نظام کی صورت میں سامنے آتے ہیں۔ اس طرح زہرا نگاہ کی شاعری قومی، تہذیبی اور انسانی شعور کا ایک جامع اور متوازن نمونہ پیش کرتی ہے۔ ان کے ہاں وطن سے محبت، تہذیبی وابستگی، انسانی احترام، اخلاقی اقدار اور سماجی ذمہ داری جیسے عناصر ایک دوسرے کے ساتھ مربوط ہیں۔ یہی خصوصیات ان کی شاعری کو محض نسائی اظہار تک محدود نہیں رہنے دیتیں بل کہ اسے اردو ادب کی ایک ایسی فکری روایت سے جوڑتی ہیں جس میں فرد، معاشرہ، تہذیب اور انسانیت سب ایک ہی معنوی دائرے میں سمٹ آتے ہیں۔

زہرا نگاہ کی شاعری کی فنی اہمیت کا اندازہ ان کی زبان، اسلوب اور شعری اظہار سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ ان کا شمار ان شاعرات میں ہوتا ہے جنھوں نے سادگی، شائستگی اور فکری گہرائی کو ایک ساتھ ہم آہنگ کر کے اردو شاعری کو ایک منفرد اسلوب عطا کیا۔ ان کی شاعری میں زبان محض اظہار کا ذریعہ نہیں بل کہ احساس، فکر اور تہذیبی شعور کی ترجمان بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا کلام بیک وقت عام قاری اور سنجیدہ ناقد دونوں کے لیے کشش رکھتا ہے۔ زہرا نگاہ کی زبان نہایت سادہ، رواں اور فصیح ہے، لیکن اس سادگی میں فکری گہرائی اور معنوی وسعت موجود ہے۔ وہ مشکل الفاظ، غیر ضروری صنعتوں اور ثقیل تراکیب سے گریز کرتی ہیں اور ایسے الفاظ کا انتخاب کرتی ہیں جو قاری کے ذہن اور دل دونوں پر یکساں اثر ڈالیں۔ ان کی زبان میں روزمرہ زندگی کے الفاظ بھی ملتے ہیں اور کلاسیکی اردو شاعری کی لطافت بھی، جس کے باعث ان کا اسلوب نہایت متوازن اور دل نشیں محسوس ہوتا ہے۔ ان کے اشعار میں تصنع یا بناوٹ کا احساس نہیں ہوتا بل کہ خیالات نہایت فطری انداز میں سامنے آتے ہیں۔ زہرا نگاہ کی شاعری میں اسلوب کی سب سے نمایاں خصوصیت داخلی سچائی اور اظہار کی صداقت ہے۔ وہ اپنے خیالات اور جذبات کو مصنوعی انداز میں پیش کرنے کے بجائے نہایت سادہ اور مؤثر پیرائے میں بیان کرتی ہیں۔ ان کے ہاں جذباتیت ضرور موجود ہے، لیکن وہ اعتدال اور فکری توازن کے ساتھ سامنے آتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی شاعری میں احساس کی شدت کے باوجود اظہار میں وقار اور سنجیدگی برقرار رہتی ہے۔ "کل رات ڈھلے" میں ایک انداز دیکھیے:

الماری کی چابی کھو گئی تھی
وہ زنگ بھری پرانی چابی
میں نے اسے کونے کونے ڈھونڈا
مجھ کو تو نہیں ملی کہیں بھی
میں نے جو نظر اٹھا کے دیکھا
الماری تو بند ہی نہیں تھی
مٹی کی تہوں میں لپٹے جالے
اک خاک کا ڈھیر لگ رہے تھے (11)

ان کی شاعری میں نسائی فکر کے اظہار کے لیے بھی زبان اور اسلوب نہایت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ وہ عورت کے احساسات، محرومیوں، امیدوں، خوابوں اور تجربات کو ایسی زبان عطا کرتی ہیں جو نہ صرف فکری اعتبار سے مضبوط ہے بل کہ جمالیاتی حسن سے بھی بھرپور ہے۔ ان کے ہاں نسائی شعور بلند آہنگ احتجاج کے بجائے نرم، شائستہ اور باوقار لہجے میں سامنے آتا ہے۔ یہی اسلوب ان کی شاعری کو دیگر معاصر شاعرات سے ممتاز کرتا ہے۔ علامت نگاری زہرا نگاہ کے فنی

اسلوب کی ایک اہم خصوصیت ہے۔ انھوں نے اپنے شعری اظہار میں مختلف علامتوں، استعارات اور تمثیلات کو نہایت فطری انداز میں استعمال کیا ہے۔ گھر، دروازہ، آنگن، روشنی، شام، سفر، درخت، بارش، آئینہ، پرندہ، دھوپ اور سایہ جیسی علامتیں ان کی شاعری میں بار بار سامنے آتی ہیں۔ یہ علامتیں محض منظر نگاری کے لیے استعمال نہیں ہوتیں بل کہ ان کے ذریعے عورت کے احساسات، انسانی تعلقات، معاشرتی رویوں اور تہذیبی شعور کو معنویت عطا کی جاتی ہے۔ ان کی شاعری میں تشبیہات اور استعارات کا استعمال بھی نہایت متوازن ہے۔ وہ غیر ضروری پیچیدگی پیدا کیے بغیر گہرے مفاہیم کو سادہ شعری پیکر میں ڈھال دیتی ہیں۔ ان کے استعارات زندگی کے عام مشاہدات سے اخذ کیے گئے ہیں، جس کی وجہ سے ان کی شاعری میں معنوی وسعت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہی فنی مہارت ان کے کلام کو بیک وقت سادہ بھی بناتی ہے اور گہرا بھی۔ دو اشعار دیکھیے:

نہ جانے کتنے ستارے یہ کہتے ڈوب گئے
سحر کا رنگ پریشاں ہے دیکھیے کیا ہو
کلی اداس چمن سوگوار گل خاموش
یہ انتظار بہاراں ہے دیکھیے کیا ہو(۱۲)

زہرا نگاہ کی شاعری میں موسیقیت اور صوتی حسن بھی نمایاں ہے۔ الفاظ کی نشست، بحر کی روانی، قافیہ و ردیف کی ہم آہنگی اور جملوں کی ترتیب ان کے اشعار کو دل آویز بناتی ہے۔ ان کے ہاں لفظ اور معنی کے درمیان ایک خوب صورت ربط پایا جاتا ہے، جس سے شعر کی تاثیر میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی نظمیں اور غزلیں نہ صرف مطالعے کے دوران متاثر کرتی ہیں بل کہ سماعت کے اعتبار سے بھی خوش آہنگ محسوس ہوتی ہیں۔ فنی اعتبار سے زہرا نگاہ نے روایت اور جدت کے درمیان ایک متوازن راستہ اختیار کیا۔ انھوں نے کلاسیکی اردو شاعری کی فنی روایات کا احترام کیا، لیکن ان میں عصرِ حاضر کے مسائل، نسائی شعور اور جدید انسانی تجربات کو بھی شامل کیا۔ ان کی غزلوں میں روایت کی لطافت موجود ہے، جب کہ نظموں میں جدید فکری وسعت اور سماجی شعور نمایاں نظر آتا ہے۔ اس امتزاج نے ان کی شاعری کو معاصر اردو ادب میں منفرد مقام عطا کیا۔ تنقیدی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو زہرا نگاہ کی زبان اور اسلوب ان کی فکری شخصیت کا آئینہ ہیں۔ ان کے ہاں زبان نہ تو غیر ضروری سادگی کا شکار ہے اور نہ ہی مصنوعی پیچیدگی کا۔ وہ اپنے موضوع کے مطابق الفاظ، تراکیب اور شعری پیکر منتخب کرتی ہیں، جس سے ان کے خیالات زیادہ مؤثر انداز میں قاری تک منتقل ہوتے ہیں۔ ان کی شاعری میں فنی حسن اور فکری گہرائی ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں، جس کی وجہ سے ان کا کلام ادبی اور تنقیدی دونوں حوالوں سے اہمیت اختیار کر لیتا ہے۔ مجموعی طور پر زہرا نگاہ کی زبان، اسلوب اور فنی خصوصیات ان کی شاعری کی بنیادی طاقت ہیں۔ انھوں نے سادہ مگر مؤثر زبان، شائستہ لہجے، گہری علامت نگاری، متوازن استعارات، موسیقیت اور فکری پختگی کے

ذریعے اردو شاعری میں ایک منفرد اسلوب قائم کیا۔ ان کی شاعری کا فنی مطالعہ واضح کرتا ہے کہ ان کے ہاں زبان، فکر اور جمالیات ایک دوسرے سے جدا نہیں بل کہ ایک مربوط فنی نظام کی صورت میں سامنے آتے ہیں، جو ان کی شاعری کو اردو ادب کی اہم تخلیقی روایت کا حصہ بناتا ہے۔

زہرا نگاہ کی شاعری کا تنقیدی مطالعہ یہ واضح کرتا ہے کہ ان کی تخلیقی شخصیت محض ایک نسائی شاعرہ کی حیثیت سے متعین نہیں ہوتی بل کہ وہ معاصر اردو شاعری کی ایک ایسی اہم آواز ہیں جنھوں نے عورت کے تجربے کو وسیع انسانی، سماجی اور تہذیبی تناظر میں پیش کیا۔ ان کے شعری سرمائے میں نسائی فکر ایک بنیادی عنصر ضرور ہے، لیکن یہ فکر محض صنفی امتیاز یا احتجاج تک محدود نہیں رہتی بل کہ انسانی وقار، سماجی انصاف، اخلاقی اقدار اور تہذیبی شعور سے جڑ کر ایک جامع فکری نظام تشکیل دیتی ہے۔ یہی پہلو ان کی شاعری کو اردو کی معاصر نسائی شاعری میں ایک منفرد مقام عطا کرتا ہے۔ تنقیدی اعتبار سے زہرا نگاہ کی شاعری کی سب سے اہم خصوصیت اس کا اعتدال پسند فکری رویہ ہے۔ ان کی شاعری میں عورت کی آزادی، خود آگہی اور شناخت پر زور ضرور دیا گیا ہے، لیکن یہ تصورات مغربی نسائی نظریات کی شدت یا مکمل انکار کے انداز میں سامنے نہیں آتے۔ وہ عورت کی شخصیت کو معاشرتی اور خاندانی نظام سے الگ نہیں کرتیں بل کہ دونوں کے درمیان توازن قائم کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ یہی اعتدال ان کی شاعری کو ایک ایسی فکری سمت عطا کرتا ہے جو مشرقی معاشرتی اقدار سے ہم آہنگ بھی ہے اور عصرِ حاضر کے تقاضوں سے بھی بے خبر نہیں۔ زہرا نگاہ کی شاعری میں عورت کے مسائل کو صرف انفرادی یا جذباتی سطح پر بیان نہیں کیا گیا بل کہ انہیں وسیع سماجی تناظر میں دیکھا گیا ہے۔ ان کے ہاں عورت کے احساسات، محرومیاں، خواب، خوف، امیدیں اور جدوجہد معاشرتی ڈھانچے سے الگ نہیں بل کہ اسی کا حصہ ہیں۔ اس لیے ان کی شاعری میں عورت کا تجربہ ایک اجتماعی انسانی تجربے کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ یہ خصوصیت ان کی شاعری کو محض ذاتی اظہار کے بجائے سماجی شعور کی ترجمان بناتی ہے۔ ایک نظم "ڈر واس وقت سے" میں کہتی ہیں:

ہر طرف دور فراموشی ہے
ذہن سہما ہوا بیٹھا ہے کہیں
اپنے اطراف حفاظت کی طنابیں گاڑے
جب کوئی بات نہیں یاد اس کو
پھر یہ دہشت کا سبب کیا معنی؟
اور حفاظت کا جنوں کیسا ہے؟(۱۳)

ان کی شاعری کے مطالعے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے عورت کی شخصیت کو کمزور، بے بس یا مکمل طور پر مظلوم کردار کے طور پر پیش نہیں کیا۔ ان کے ہاں عورت اپنی داخلی قوت، فکری بصیرت، اخلاقی استحکام اور احساسِ ذات کے ساتھ موجود ہے۔ وہ مشکلات کا سامنا کرتی ہے، لیکن ان مشکلات کے سامنے اپنی شناخت اور وقار کو برقرار رکھنے کی کوشش بھی کرتی ہے۔ اس طرح زہرا نگاہ عورت کی شخصیت کا ایک مثبت اور متوازن تصور پیش کرتی ہیں، جو نسائی ادب میں ایک اہم اضافہ شمار کیا جاسکتا ہے۔ زہرا نگاہ کی شاعری کا ایک نمایاں پہلو ان کا سماجی اور تہذیبی شعور بھی ہے۔ انھوں نے معاشرے میں رونما ہونے والی تبدیلیوں، خاندانی نظام میں پیدا ہونے والی پیچیدگیوں، انسانی تعلقات میں آنے والی دوریوں اور اخلاقی اقدار کے زوال کو نہایت باریک بینی سے محسوس کیا ہے۔ تاہم وہ ان مسائل کو محض تنقید کا موضوع نہیں بناتیں بل کہ ان کے اسباب اور اثرات کو انسانی تجربے کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کرتی ہیں۔ یہی فکری گہرائی ان کی شاعری کو محض جذباتی اظہار سے بلند کر کے سنجیدہ ادبی مکالمے کا حصہ بناتی ہے۔

فنی اعتبار سے بھی زہرا نگاہ کی شاعری قابلِ توجہ ہے۔ ان کی زبان سادہ، شائستہ اور بامعنی ہے، جب کہ اسلوب میں فکری سنجیدگی اور جذباتی توازن نمایاں ہے۔ انھوں نے پیچیدہ فلسفیانہ مباحث کو بھی نہایت سادہ شعری زبان میں پیش کیا ہے، جس سے ان کی شاعری عام قاری اور سنجیدہ محقق دونوں کے لیے قابلِ فہم اور مؤثر بن جاتی ہے۔ ان کے ہاں علامت، استعارہ، تمثیل اور شعری پیکر اظہار کا فطری حصہ ہیں، نہ کہ محض فنی آرائش کا ذریعہ۔ تنقیدی سطح پر دیکھا جائے تو زہرا نگاہ کی شاعری کی ایک اہم کامیابی یہ بھی ہے کہ وہ عورت کے تجربے کو مرد کے مقابلے میں نہیں بل کہ انسان کے تجربے کے طور پر پیش کرتی ہیں۔ ان کی شاعری میں عورت اور مرد کے درمیان تصادم کے بجائے باہمی احترام، تعاون اور انسانی مساوات کا تصور زیادہ نمایاں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی نسائی فکر میں شدت پسندی، انتہا پسندی یا نظریاتی تعصب کے بجائے اعتدال، توازن اور انسانی ہمدردی نمایاں نظر آتی ہے۔ اگر معاصر اردو شاعراؤں کے تناظر میں زہرا نگاہ کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان کا شعری اسلوب پروین شاکر، کشور ناہید اور فہمیدہ ریاض سے کئی حوالوں سے مختلف ہے۔ جہاں کشور ناہید کی شاعری میں مزاحمتی لہجہ زیادہ نمایاں ہے اور فہمیدہ ریاض کے ہاں سیاسی و سماجی احتجاج شدت اختیار کرتا ہے، وہیں زہرا نگاہ نرم، متوازن اور تہذیبی اسلوب کے ذریعے اپنی بات مؤثر انداز میں پیش کرتی ہیں۔ ان کے ہاں خاموشی بھی معنی رکھتی ہے اور سادگی بھی فکری گہرائی کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ مجموعی طور پر زہرا نگاہ کی شاعری ایک ایسی فکری اور فنی روایت کی نمائندگی کرتی ہے جس میں نسائی شعور، عصری آگہی، انسانی اقدار، قومی احساس، تہذیبی وابستگی اور جمالیاتی حسن ایک دوسرے سے مربوط نظر آتے ہیں۔ ان کی شاعری کا تنقیدی مطالعہ یہ واضح کرتا ہے کہ وہ اردو ادب کی ان اہم شاعرات میں شامل ہیں جنھوں نے عورت کے تجربے کو وسیع انسانی تناظر میں پیش کرتے ہوئے معاصر اردو شاعری کو فکری اور فنی اعتبار سے نئی وسعت عطا کی۔

زہرا نگاہ کی شاعری کے مطالعے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ ان کا شعری کلام نسائی فکر، سماجی شعور اور انسانی اقدار کا ایک خوب صورت امتزاج پیش کرتا ہے۔ ان کی شاعری میں عورت کے وجود، اس کی شناخت، احساسِ ذات اور معاشرتی مقام کو نہایت سنجیدگی اور فکری گہرائی کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ زہرا نگاہ نے عورت کو محض ایک روایتی کردار یا جذباتی علامت کے طور پر نہیں دیکھا بل کہ اسے ایک مکمل انسانی وجود کے طور پر پیش کیا ہے جو اپنی سوچ، احساسات اور تجربات کے ساتھ معاشرے میں فعال کردار ادا کرتی ہے۔ زہرا نگاہ کی شاعری میں نسائی فکر ایک متوازن اور مثبت انداز میں سامنے آتی ہے۔ ان کے ہاں عورت کے مسائل، محرومیوں اور سماجی مشکلات کا ذکر ضرور ملتا ہے، لیکن ان کا انداز محض احتجاجی یا تصادمی نہیں بل کہ تہذیبی شعور اور انسانی ہم دردی سے بھرپور ہے۔ انھوں نے عورت کی آزادی اور خود آگہی کو معاشرتی رشتوں اور انسانی اقدار کے ساتھ مربوط کر کے پیش کیا ہے، جس سے ان کی نسائی فکر میں اعتدال اور فکری پختگی نمایاں ہوتی ہے۔ ان کی شاعری کے مطالعے سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ زہرا نگاہ کی شاعری میں عورت کی شناخت کا مسئلہ بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ ان کے شعری جہان میں عورت اپنے احساسات، خوابوں، جذبات اور تجربات کے ساتھ موجود ہے۔ وہ اپنی ذات کا شعور رکھتی ہے اور معاشرتی نظام میں اپنے مقام کو سمجھتی ہے۔ زہرا نگاہ نے عورت کو کمزور یا بے اختیار کردار کے بجائے ایک باوقار، باشعور اور حساس شخصیت کے طور پر پیش کیا ہے۔ زہرا نگاہ کی شاعری میں عصری آگہی بھی نمایاں عنصر کی حیثیت رکھتی ہے۔ انھوں نے اپنے عہد کے سماجی، تہذیبی اور انسانی مسائل کو محسوس کیا اور انہیں شعری اظہار عطا کیا۔ بدلتے ہوئے معاشرتی رویے، خاندانی نظام کی تبدیلیاں، انسانی رشتوں کی پیچیدگیاں اور جدید زندگی کے مسائل ان کی شاعری میں مختلف صورتوں میں سامنے آتے ہیں۔ ان کی شاعری ماضی کی تہذیبی روایت اور حال کے عصری تقاضوں کے درمیان ایک متوازن تعلق قائم کرتی ہے۔ زہرا نگاہ کے ہاں خاندانی نظام اور معاشرتی تعلقات کو بھی خاص اہمیت حاصل ہے۔ ان کی شاعری میں خاندان کو انسانی تربیت اور تہذیبی اقدار کے مرکز کے طور پر دیکھا گیا ہے، تاہم وہ ان سماجی رویوں کی طرف بھی توجہ دلاتی ہیں جو عورت کی شخصیت اور آزادی کو متاثر کرتے ہیں۔ ان کا شعری اظہار معاشرتی مسائل کو سمجھنے اور انسانی رشتوں کی اہمیت کو اجاگر کرنے میں معاون ہے۔

زہرا نگاہ کی شاعری اردو ادب میں نسائی شعور اور عصری آگہی کی ایک اہم مثال پیش کرتی ہے۔ ان کی شاعری میں عورت کی شناخت، سماجی شعور، تہذیبی وابستگی اور انسانی اقدار ایک مربوط فکری نظام کی صورت میں سامنے آتے ہیں۔ یہی خصوصیات زہرا نگاہ کو معاصر اردو شاعری کی اہم شاعرات میں شامل کرتی ہیں اور ان کے شعری سرمائے کو تحقیقی و تنقیدی مطالعے کے لیے اہم بناتی ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ سیما صغیر، تانیثیت اور اردو ادب روایت مسائل اور امکانات، براؤن بک پبلیکشنز، نئی دہلی، ۲۰۱۸ء، ص:۱۵

۲۔ نجمہ رحمانی، آزادی کے بعد اردو شاعرات، ایم۔ آر پبلی کیشنز، نئی دہلی، ۲۰۱۷ء، ص:۶۵

۳۔ زہرا نگاہ، فراق، اے۔جی پرنٹر، کراچی، ۲۰۰۹ء، ص:۴۸

۴۔ ایضاً، ص:۱۷۲-۱۷۱

۵۔ زہرا نگاہ، شام کا پہلا تارا، ڈائرکٹر قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی، ۲۰۱۲ء، ص:۶۲

۶۔ ایضاً، ص:۵۵

۷۔ ایضا، ص:۵۳

۸۔ زہرا نگاہ، فراق، ص:۹۷

۹۔ ایضاً، ص:۱۹

۱۰۔ زہرا نگاہ، شام کا پہلا تارا، ص:۶۹

۱۱۔ زہرا نگاہ، فراق، ص:۶۹-۶۸

۱۲۔ زہرا نگاہ، شام کا پہلا تارا، ص:۷۹

۱۳۔ زہرا نگاہ، فراق، ص:۴۰

References:

1. Saghir, Seema, Taneesiyat aur Urdu Adab: Riwayat, Masail aur Imkanat, New Delhi: Brown Book Publications, 2018, p. 15.
2. Rahmani, Najma, Azadi ke Baad Urdu Sha'irat, New Delhi: M. R. Publications, 2017, p. 65.
3. Zahra Nigah, Firaq, Karachi: A. G. Printers, 2009, p. 48.
4. Ibid, p. 171–172.
5. Zahra Nigah, Sham ka Pehla Tara, New Delhi: Director, Qaumi Council Baraye Farogh-e-Urdu Zaban, 2012, p. 62.
6. Ibid, p. 55.
7. Ibid, p. 53.
8. Zahra Nigah, Firaq, p. 97.
9. Ibid, p. 19.
10. Zahra Nigah, Sham ka Pehla Tara, p. 69.
11. Zahra Nigah, Firaq, pp. 68–69.
12. Zahra Nigah, Sham ka Pehla Tara, p. 79.
13. Zahra Nigah, Firaq, p. 40.